سوال

(446) فریضہ حج اور عدتِ وفات جمع ہوجانے کی صورت میں کسے مقدم کیا جائے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچاس سالہ ایک عورت حج پر جانا چاہتی ہے۔ قبل از سفرِ حج، قضائے الٰہی سے اس کا شوہر انتقال کر جاتا ہے۔ اب وہ عدتِ وفات پوری کرے یا حج پر چلی جائے ؟ (ثناء اللہ بھٹی لاہور) (یکم جولائی ۱۹۸۸ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صورتِ مسئولہ میں دو واجب جمع ہوئے ہیں۔

(۱) عدتِ وفات پوری کرنا۔ (۲) فریضہ حج کی ادائیگی۔

واجبین میں سے عدتِ وفات کا تعلق ''واجب مضیق'' سے ہے، جب کہ حج کا تعلق ''واجب موسع'' سے ہے! ''واجب مضیق'' وہ ہے جس کا وقت محدود ہو فدیہ دوسرے وقت میں کرنا نا ممکن ہو۔

اور ''واجب موسع'' وہ ہے کہ جس کے وقت میں وسعت ہو اور اس کی ادائیگی دوسرے وقت میں ممکن ہو۔ عدتِ وفات کا تعلق ''واجب مضیّق'' سے ہے، اس لیے کہ کسی دوسرے وقت میں اسے پورا کرنا نا ممکن ہے۔ جب کہ حج کا تعلق ''واجب موسّع'' سے ہے، جو بعد میں بھی ادا ہو سکتا ہے۔ اندریں صورت اہل اصول کے ہاں یہ بات مسلّم ہے کہ واجب مضیق کو واجب موسع پر مقدم کیا جاتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ عورت پہلے عدت پوری کرے گی اور پھر حج کی ادائیگی کی سعی کرے گی۔

قرآن مجید میں ہے :

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَرونَ أَزو‌ٰجًا يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا ... ٢٣٤ ... سورة البقرة

''اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جاتے ہیں اور بیویوں کو چھوڑ جاتے ہیں تو وہ چار ماہ دس دن انتظار کریں۔''

فقیہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'وَلَا تخرُجُ اِلَی الحَجِّ فِی عِدَّةِ الوَفَاةِ نصَّ عَلَیہِ اَحمَدُ' (المغنی جزئ، ۳، ص : ۳۴۰)

امام احمد رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ عورت، عدتِ وفات میں حج کے لیے نہ جائے۔''

...واضح ہو کہ عمر کے اعتبار سے عورت چاہے اوائل میں ہو یا اواخر میں، نفس مسئلہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ عدت ہر حالت میں حق العبد اور حق اللہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:348

محدث فتویٰ